1584 ـ كيا ہر مسلمان شخص كے ليے چاند ديكھنا شرط ہے ؟

سوال

اس شخص كے متعلق كيا حكم ہے جو ابتدائى رؤيت كے مطابق روزہ نہ ركھے بلكہ خود چاند ديكھے تو روزہ ركھتا اور اس كى دليل يہ ديتا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:
" چاند ديكھ كر روزہ ركھو، اور چاند ديكھ كر ہى عيد مناؤ "
كيا اس كا اس حديث سے يہ استدلال صحيح ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب چاند كى رؤيت ثابت ہو جائے چاہے ايك ہى عادل مسلمان كى گواہى سے رؤيت ثابت ہو تو روزہ ركھنا فرض ہے، جيسا كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك اعرابى كے چاند ديكھنے كى گواہى پر روزہ ركھنے كا حكم ديا تھا.

رہا اس حديث " چاند ديكھ كر روزہ ركھو، اور چاند ديكھ كر عيد الفطر كرو "

سے يہ استدلال كرنا كہ ہر شخص بعينہ چاند ديكھ كر روزہ ركھے تو يہ استدلال صحيح نہيں، كيونكہ حديث ميں عمومى رؤيت ثابت ہونے پر خطاب عام ہے، چاہے ايك ہى گواہى سے رؤيت ہلال ثابت ہو جائے.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (10 / 94).

رؤيت ہلال ميں ايك ہى ثقہ اور عادل مسلمان شخص كى گواہى پر روزہ ركھنا فرض ہونے كى دليل يہ بھى ہے كہ ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" لوگ چاند ديكھنے كے ليے جمع ہوئے تو ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو بتايا كہ ميں نے چاند ديكھا ہے، چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے خود روزہ ركھا اور لوگوں كو روزہ ركھنے كا حكم ديا"

سنن ابو داود كتاب الصوم باب شہادۃ الواحد على رؤيۃ الہلال رمضان.

اور بعض بدعتى قسم كے لوگ سب مسلمانوں سے روزہ ركھنے ميں پيچھے اس ليے رہتے ہيں كہ ان كا اعتقاد ہوتا ہے كہ انسان جب خود چاند ديكھے تو اس پر روزہ فرض ہوتا ہے، حالانكہ احاديث ان كا رد كرتى ہيں، اور ان كا يہ

اعتقاد باطل ہے.

اور پھر اگر ان کا اعتقاد صحیح بھی مان لیا جائے تو پھر کمزور نظر والا شخص کیا کرے اور وہ کس طرح روزہ رکھے گا؟

معاملہ بالکل ایسا ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

آنکھیں اندھی نہیں بلکہ ان کے سینوں میں پائے جانے والے دل اندھے ہو چکے ہیں الحج (46).

اللہ تعالی ہی سیدھی راہ کی ہدایت نصیب کرنے والا ہے.

واللہ اعلم .